

کیا روایتوں میں امام حسین (ع) کے لئے کوئی الگ امتیاز ہے؟ کیا یہ خاص امتیاز دوسرے اماموں کے معصوم ہونے کے سازگار ہے؟

<"xml encoding="UTF-8?>



سوال

عرض و تسلیمات کے بعد گزارش ہے کہ چونکہ تمام ائمہ اطہار (ع) معصوم ہیں، لیکن ان کے درمیان امام حسین (ع) دوسرے ائمہ اطہار (ع) سے برتر مقام کے مالک ہیں۔ روایات کی کثرت کے پیش نظر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص امام حسین (ع) کے لئے حتیٰ کہ اگر کوئی چھوٹا سا کام بھی انجام دے اسے آخرت میں عظیم اجر ملے گا۔ اصلاً امام حسین (ع) کو کیوں خداوند متعال یا حضرت زبراء (س) کا لاڈلا (دردانہ) کہا جاتا ہے؟ شکریہ ایک مختصر

بیشک امام حسین (ع) کی نسل میں امامت، آپ (ع) کی تربیت میں شفا اور آپ (ع) کی قبر کے پاس دعا قبول ہونے کے مانند امتیازات حاصل ہیں۔ اس سلسلہ میں کوئی دلیل موجود نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ امام حسین (ع) کو یہ امتیازات دوسرے معصوم اماموں کے مقامات سے اختلاف کی بنیاد پر عطا کئے گئے ہوں۔ لیکن یہ کہ تمام ائمہ اطہار (ع) کے مقامات یکسان ہونے کے فرض کے باوجود ان امتیازات میں کون سے عوامل کی دخل اندازی ہے۔ اس سلسلہ میں قابل بیان ہے کہ امام حسین (ع) کی عظمت در حقیقت تمام اہل بیت (ع) اور اماموں (ع) کی عظمت ہے اور کربلا کے بارے میں زیادہ توجہ حقیقت میں ان جامع دروس کی طرف توجہ کرنا ہے جو کربلانے انسانوں کو فراہم کئے ہیں، اس لحاظ سے جو امام حسین (ع) کی یاد تازہ کرتا ہے، گویا اس نے تمام معصومین (ع) کی طرف توجہ کی ہے۔

اس کے علاوہ بیشک امام حسین (ع) کو کربلا میں المناک ترین حالت میں شہید کیا گیا۔ پوری تاریخ میں جن مصائب و مشکلات سے انبیاء (ع) اور ائمہ اطہار (ع) دوچار ہوئے ہیں وہ کربلا میں ڈھائے گئے ظلم و بربرت کا صرف ایک حصہ ہیں اس المناک ترین حادچہ کے لئے بہترین عزاداری ہونی چاہئے تاکہ اس کا حق ادا ہو سکے۔ اس

لحوظ سے ائمہ اطہار علیهم السلام کی پالیسی امام حسین (ع) کے لئے بہترین صورت میں عزاداری منعقد کرنا تھا۔

تفصیلی جوابات

سوال کرنے والے کا سوال، بذات خود کئی سوالات پر مشتمل ہے، جیسے، کیا روایتوں میں امام حسین (ع) کے لئے کوئی الگ امتیاز ہے؟ اور یا یہ کہ کیا یہ خاص امتیاز ائمہ اطہار (ع) کی عصمت کے ساتھ سازگار ہے؟ اگر چہ سوال کرنے والے کا مakhir الذکر مطلب روایی سند سے عاری ہے، لیکن اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ احادیث کے بہت سے متون میں امام حسین (ع) کے لئے خاص امتیازات بیان کئے گئے ہیں اور یہ اس حالت میں ہے کہ یہ امتیازات دوسرے معصومین (ع) کے بارے میں اس صورت میں بیان نہیں کئے گئے ہیں، من جملہ:

الف) مقام امامت کا امام حسین (ع) کی نسل میں منتقل ہونا: امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت نقل کی گئی ہے کہ : خداوند متعال نے امام حسین (ع) کی شہادت کے بدله میں مقام امامت کو امام حسین (ع) کی ذریات میں قرار دیا ہے، آپ (ع) کی تربت میں امراض کی شفا کو قرار دیا ہے اور آپ (ع) کی قبر مبارک کے پاس دعا کا قبول ہونا قرار دیا ہے۔[1]

ب) تربت امام حسین (ع) میں شفا: گزشتہ روایت میں اس مطلب کی طرف اشارہ کیا گیا کہ خداوند متعال امام حسین (ع) کے توسط سے انجام پائے گئے کارنامے کی قدر دانی کے طور پر آپ (ع) کی تربت کو امراض کے لئے شفا قرار دیا ہے۔

اس پاداش کی اہمیت اس وقت معلوم ہوتی ہے کہ جب ہم یہ جان لیں کہ اسلامی فقہ میں مٹی کھانا حرام ہے اور صرف تربت سید شہداء میں سے تھوڑی سی خاک شفا کی نیت سے کھانا اس حکم سے مستثنی ہے۔[2] ج) امام حسین (ع) کی قبر کے پاس دعا قبول ہونا: من جملہ امتیازات میں سے ہے کہ نہ صرف امام باقر (ع) اور امام صادق (ع) کی حدیث میں اس کی صراحة کی گئی ہے، بلکہ ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ امام ہادی (ع) نے بیماری کی حالت میں کسی کو امام حسین (ع) کی قبر کے پاس بھیجا تاکہ وہاں پر حضرت (ع) کی شفا یابی کے لئے دعا کرے۔ روایت کا متن حسب ذیل ہے:

"ابو ہاشم جعفری، جو امام ہادی (ع) کے صحابی ہیں، کہتے ہیں: جب امام ہادی (ع) بیمار تھے، مجھ سے فرمایا کسی کو میرے لئے حائر حسینی [3] (قبر امام حسین کے پاس) بھیج دینا تاکہ وہاں پر دعا کرے۔ ابو ہاشم نے یہ قضیہ علی بن بلاں کو کہا۔ اس نے کہا: امام ہادی (ع) بذات خود حائر حسینی ہیں، یعنی صاحب احترام ہیں۔ ابو ہاشم دوبارہ امام [ع] کی خدمت میں حاضر ہوئے اور علی بن بلاں کے ساتھ پیش آیا ماجرا امام (ع) کے لئے بیان کیا۔ حضرت (ع) نے فرمایا: رسول خدا (ص) اور بر مومن کا احترام خانہ خدا سے زیادہ ہے، لیکن آنحضرت (ص) کعبہ کا طواف کرتے ہے اور حجر الاسود کو چومتے ہے اور خدا وند متعال نے انھیں حکم دیا کہ عرفات میں عرفہ کے دن وقوف کریں۔"[4]

د) حائر حسینی [ع] میں نماز پڑھنا: ہم جانتے ہیں کہ توضیح المسائل میں درج کئے گئے شرائط کے مطابق سفر میں نماز قصر ہے، لیکن مسافر چار جگہوں پر نماز کو تمام یا قصر پڑھ سکتا ہے، ان میں سے ایک جگہ حائر حسینی (ع) ہے۔[5] اس قسم کا حکم اس سلسلہ میں نقل کی گئی روایتوں [6] کی بنابر ہے۔ اور یہ حکم سالارشہیدان کے حرم و مرقد مطہر کی خاص اہمیت کی عکاسی کرتا ہے۔

اس بنا پر اب اس سوال کی باری ہے کہ امام حسین(ع) کی برتی دوسرے اماموں (ع) کی عصمت کے ساتھ کیسے ساز گار ہو سکتی ہے؟

اس کے جواب میں کہنا چاہئے: اگر چہ تمام ائمہ اطہار(ع) ولایت تکوینی کے مالک ہیں اور معصوم ہیں۔ لیکن کوئی محدودیت نہیں ہے کہ ان کی عصمت و ولایت کا مقام ایک رتبہ پر نہ ہو اور علمی اصطلاح میں ثبوت کے مرحلہ میں کوئی امتناع نہیں ہے کہ ولایت کا مقام تشکیک کی صورت میں ان کے لئے ثابت ہو اور ایک کا مقام عصمت دوسرے سے زیادہ ہو، لیکن اس سلسلہ میں کوئی دلیل موجود نہیں ہے جو اس مسئلہ کو ثابت کرے۔ بہ الفاظ دیگر، اگر چہ بذات خود اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ ایک امام کی عصمت کا مقام دوسرے امام سے بالاتر ہو اور اسی وجہ سے اپنے لئے خصوصی امتیاز رکھتا ہو، لیکن کوئی دلیل موجود نہیں ہے کہ یہ ثابت کرے کہ یہ جو امتیازات ایک امام کو دئے گئے ہیں وہ دوسرے امام کو نہیں دئے گئے ہوں، اور قطعاً یہ ان کے مقامات کے اختلاف کی بنا پر ہو، بلکہ قوی طور پر یہ احتمال دیا جاتا ہے کہ ان کی ولایت و عصمت کے مقامات یکساں ہیں، لیکن ایک دوسرा عامل اقتضا کرتا ہے کہ جس کی وجہ سے خداوند متعال نے مذکورہ خصوصیات امام حسین (ع) کو عطا کئے ہیں۔

لیکن ان کے مقامات کے یکساں ہونے کے فرض کے پیش نظر کن عوامل نے ان امتیازات میں مداخلت کی ہے؟ مندرجہ ذیل مطالب اس سوال کا جواب آپ کو دیں گے:

1. معصومین (ع) چونکہ انسانوں کی ہدایت کے لئے مکمل نمونہ عمل ہیں، ان کو ہر حالت اور موقعیت میں لوگوں کے سامنے بہترین رفتار و روش کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ عملًا سیکھ لیں کہ مختلف حالات میں کس رفتار کو انتخاب کریں۔ صلح کے زمانہ میں جنگ کے زمانہ میں صلح نہ کریں اور بہ الفاظ دیگر، باوجودیکہ تمام ائمہ اطہار[ع] اسمائے الہی کی صفات کے مکمل مظہر ہیں، خاص حالات اور زمانہ کی خصوصیات سبب ہوتی ہیں تاکہ ان کی شخصیت کا کوئی پہلو تجلی پیدا کرے اور فعلیت کے مرحلہ میں داخل ہو جائے اور وہ اسمائے الہی کے ایک اسم کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس درمیان میں امام حسین (ع) کی حیثیت اور حالت انتہائی مخصوص تھی ان حالات میں امام اسلام کو بھی نابودی سے بچا سکے اور دنیاوالوں کے لئے حقیقی اسلام کے تمام ابعاد اور ان ابعاد کا مظاہرہ کرسکے۔ یعنی کربلا کے حادثہ میں، خاص کر عاشوا کے دن ہم امام حسین (ع) اور آپ کے اصحاب کی تمام خوبیوں کے ظہور کا مشاہدہ کر رہے ہیں، جبکہ دوسرے اماموں کے لئے یہ حالات اور امکانات فراہم نہیں ہوئے تاکہ اپنے فضائل کی تمام خصوصیات کو حقیقت پسندوں کے سامنے پیش کرے۔ البته ان کی ذمہ داری فریضہ کے اقتصاد کے مطابق تھی، کہ ہر خاص حالت میں خاص رفتار کی ضرورت ہوتی ہے ان کی بھی ذمہ داری تھی کہ ان ہی حالات کے مطابق مناسب برتاو کا نمونہ عمل لوگوں کے سامنے پیش کریں، یعنی یہ محدودیت حالات کے اقتضا کے مطابق تھی کہ محدود نمونہ عمل کی رفتار کا مظاہرہ کریں۔ اس طرح امام حسین (ع) کی طرف سے جامع ترین دروس ہم تک پہنچے، اس لحاظ سے امام حسین (ع) کی عظمت تمام اہل بیت اور ائمہ (ع) کی عظمت ہے اور کربلا کی طرف زیادہ توجہ، ان جامع دروس کی طرف توجہ ہے جو کربلا نے انسانوں کے لئے پیش کئے اور مقصد یہ ہے کہ یہ دروس فراموش نہ کئے جائیں۔ اس لحاظ سے جو امام حسین (ع) کو یاد کرتا ہے، گویا وہ تمام معصومین (ع) کی طرف توجہ کرتا ہے۔

2. بیشک امام حسین (ع) کو کربلا میں المناک ترین حالت میں شہید کیا گیا۔ پوری تاریخ میں جن مصائب و مشکلات سے انبیاء(ع) اور ائمہ اطہار (ع) دوچار ہوئے ہیں وہ کربلا میں ڈھائے گئے ظلم و ببریت کا صرف ایک حصہ ہیں[7] پس اس المناک ترین حادثہ کے لئے بہترین عزاداری ہونی چاہئے تاکہ اس کا حق ادا ہو سکے۔ اس

لحوظ سے ائمہ اطہار علیهم السلام کی پالیسی امام حسین (ع) کے لئے بہترین صورت میں عزاداری منعقد کرنا تھا۔[8]

[1]. إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَوْضُ الْحُسَيْنِ (ع) مِنْ قَتْلِهِ أَنْ جَعَلَ الْإِمَامَةَ فِي ذُرِّيَّتِهِ وَ الشُّفَاءَ فِي تُرْبَتِهِ وَ إِجَابَةَ الدُّعَاءِ عِنْدَ قَبْرِهِ...؛ مجلسی، محمدباقر، بحارالأنوار، ج 44، ص 221.

[2]. توضیح المسائل (المحسن للإمام الخمینی)، ج 2، ص 598، مسئلہ 2628

[3]. لغت میں "حائر" اس مطمئن جگہ کو کہتے ہیں جس میں پانی جمع اور محفوظ ہوتا ہے۔ حیران کے معنی بھی آیا ہے، اس کی بنیاد "حیران" ہے۔ قدیم زمانہ میں کربلا کو "حیر" بھی کہتے تھے۔ ملا حظہ هو: ابن منظور، لسان العرب؛ سفینۃ البخار، ج 1، ص 358۔ فقیری اور عبادی اصطلاح میں، حرم حسینی کے محدودہ اور اس کے اطراف کو "حائر" کہا جاتا ہے جو قبر مطہر، صحن، رواق اور میوزم وغیرہ پر مشتمل ہے خواہ قدیمی حصہ ہو یا جدید، سب کو حائر کہتے ہیں۔ بعض نے حائر کے حدود کو وہی حرم کا محدودہ جانا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ تاریخی لحوظ سے حضرت سید الشہداء کے حرم کو "حائر" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ متوكل عباسی کے زمانہ میں اس کے حکم سے قبر مطہر کے آثار کو مٹانے کے لئے اور شیعوں کو اس سے دور رکھنے کے لئے، جو خلافت کے لئے خطرہ کا مرکز تھا، اس علاقہ میں دریا کے پانی کا رخ کیا گیا، پانی جب اس جگہ پر پہنچا تو آگے بڑھنے سے رگ گیا اور جمع ہوکر واپس لوٹا اور پانی ایک دیوار کے مانند قبر مطہر کے ارد گرد رک جاتا تھا اور قبر مطہر کا حصہ خشک تھا زرکلی، الاعلام، ج 8، ص 30، پاورقی؛ مجلسی، محمدباقر، بحار الانوار، ج 50، ص 225 و ایضاً، ج 86، ص 89؛ سفینۃ البخار، ج 1، ص 358۔۔۔ چونکہ پانی جمع ہونے کی جگہ کو حائر کہتے ہیں، اس لئے حضرت(ع) کی قبر کے محدودہ کو "حائر" کہنے لگے۔ ملاحظہ ہو: محدث، جواد فرهنگ عاشورا واژہ "حائز"۔

[4]. گروہ حدیث پژوهشکدہ باقر العلوم(ع)، فرهنگ جامع سخنان امام هادی (ع)، ص 475۔

[5]. توضیح المسائل (المحسن للإمام الخمینی)، ج 1، ص 728، مسئلہ 1356؛ میلانی، سید محمد هادی، محاضرات فی فقه الإمامیة، ج 1، ص 314۔

[6]. حر عاملی، شیخ محمد بن حسن، وسائل الشیعہ، ج 8، ص 531؛ مجلسی، محمدباقر، بحارالأنوار، ج 86، ص 88؛ شیخ مفید، المزار، ص 140۔

[7]. أَنَا أَبْنُ مَنْ بَكَثَ عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ - أَنَا أَبْنُ مَنْ نَاحَتْ عَلَيْهِ الْجِنُّ فِي الْأَرْضِ وَ الطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ...؛ مجلسی، محمدباقر، بحارالأنوار، مؤسسة الوفاء، بیروت، لبنان، 1404 هـ ق، ج 45، ص 174۔

[8]. مزید معلومات حاصل کے لئے ملاحظہ ہو: ترخان، قاسم: نگرشی عرفانی، فلسفی و کلامی به شخصیت و قیام امام حسین (ع)، ص 105-142۔